ابوتمام کا قصیدہ

3.1

مقصد

ابوتمام کے مدحیہ قصیدہ کے ابتدائی بیس اشعار کو آپ کے نصاب میں شامل کیا گیا ہے تا کہ آپ کو اس عظیم شاعر کی خصوصیات اور عصر عباسی کی شاعری سے معرفت حاصل ہو،اور آپ اس دور کے موضوعات ومقاصد جان سکیں ، اور اس قصیدہ کے ذریعہ آپ کو مدح کے باب میں ابوتمام کی امتیازی خصوصیات معلوم ہوں اور دیگر شعراء پر اس کے تفوق وسبقت کا علم ہو۔

اس قصیدہ میں جہاں الفاظ ومفردات آپ کے ذخیرہ علم میں جمع ہوں گے وہیں جدید تعبیرات اور بلاغت کے مختلف اسلوب بھی آپ جان سکیں گے؛ کیونکہ ابوتمام کے اشعار میں محسنات لفظیہ کی اقسام جناس، طباق وغیرہ بھی ہیں اور تشبیہات، مجازات اور استعارات بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں اسی لئے اس کی شاعری سے یہ مدحیہ قصیدہ آپ کے نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔

3-2

تمہید

ابوتمام کا نام حبیب بن اوس بن حارث طائی ہے جو عصر عباسی کا معروف شاعر ہے اس کے اشعار وقصائد میں عصر عباسی کے مروجہ طریقے وموضوعات پائے جاتے ہیں۔

عصر عباسی کی شاعری میں دقت خیال، جدید معانی وموضوعات ہیں، بعض اشعار میں مدح میں مبالغہ آرائی بھی پائی جاتی ہے، اور اس کی شاعری میں بچوں کی صفات، شراب کا وصف، لہو ولعب کا تذکرہ اور پھول وباغات کی تشبیہات پائی جاتی ہیں۔

جاہلی دور میں شعراء قصائد واشعار نظم کرتے تو اس میں مختلف اصناف سخن کے ساتھ اپنے قبیلہ کے کارنامے اور خود اپنی شجاعت وفخریہ امور کو بیان کرتے اور کسب ومعاش کی غرض سے شعر لکھنے والے بہت کم تھے جبکہ عصر اموی میں شعراء صرف اس غرض ومقصد سے خلفاء ووزراء کے سامنے اپنے اشعار پیش کرتے کہ وہ اپنے قصائد کے ذریعہ خلفاء کے اعداء پر غلبہ حاصل کریں اور ان کی مدد کریں، لیکن جب عصر عباسی کا قیام عمل میں آیا تو سلاطین کے شعراء کو قریب کرنے کا مقصد صرف یہی تھا کہ وہ ادبی اشعار سے متمتع ہوں اور اپنی مدح وستائش سنیں اور شعراء کو داد ودہش سے نوازیں، اسی لئے اکثر شعراء بغداد کا رُخ کرتے جو سلطنت عباسیہ کا دارالخلافۃ تھا اور بغداد میں قیام کرتے اور بادشاہوں کے دربار میں آتے ، اپنے قصائد پیش کرتے اور انعامات حاصل کرکے اپنے شہروں کو لوٹتے۔

عصر عباسی کی شاعری دیگر عصور سے اس طرح بھی مختلف ہے کہ اس دور میں مدحیہ اشعار بہت لکھے گئے اور شعراء اس جانب کثرت سے مائل تھے، عباسی دور کے شعراء میں جنہوں نے مدحیہ قصائد میں شہرت حاصل کی ان میں ابوتمام، بحتری اور متنبّی کے نام قابل ذکر ہیں۔

ابوتمام کسب مال اور حصول انعام کی خاطر مامون، معتصم، واثق، حسن بن سہل اور احمد بن ابوداؤد وغیرہ کی مدح وستائش کیا کرتا اور اس کی مدح کے اسلوب میں بہترین تعبیرات، عمدہ تصویر، صنعت بدیع کی طرف میلان پایا جاتا ہے، غرض ابوتمام نے مدحیہ اسلوب کی ترقی پر زور دیا اور اس صنف شاعری کو اوج کمال تک پہنچایا، ابوتمام نے اپنے دور میں رائج تمام علوم ومعارف کو حاصل کیا جس کی بناء پر اس کے پاس تجربات اور حکمتوں کا ذخیرہ جمع ہوگیا، اس نے اپنے اشعار میں بھی عمدہ معانی اور حکمتوں کو ذکر کیا، ابوتمام کا ایک دیوان ہے جو سات ابواب وموضوعات پر مشتمل ہے اور وہ درج ذیل ہیں: (۱) مدیح (۲)

ھجاء(۳)معاتبات(۴)اوصاف(۵)فخر(۶)غزل(۷)رثاء۔

ابوتمام نے اپنے دور میں شاعری کی مختلف اصناف میں قصائد ترتیب دیئے جس کی بناء پر اسے بلند پایہ شاعر متصور کیا جانے لگا اور اس کی شہرت اس قدر ہوئی کہ اس دور کے تمام شعراء پر اس کو فضیلت حاصل ہوئی بلکہ بعض ناقدین نے اسے جاہلی دور کے بعض شعراء پر فوقیت وفضیلت دی، ابوتمام ان شعراء کی جماعت کا سرخیل سمجھا جاتا ہے جنہوں نے عصر عباسی میں تجدید کو اختیار کیا اور تقلیدی موضوعات وطریقہ کار کو ترک کیا اور شعر کے جدید معیارات کے فروغ کے ساتھ قدیم تہذیب کو ملحوظ رکھا، اس طرح ابوتمام نے اپنے قصائد واشعار میں اکثر موضوعات کا احاطہ کیا لیکن ھجاء کے باب میں اس کے اشعار کم ہیں۔

ابوتمام کا یہ قصیدہ بحر وافر میں ہے، یہ قصیدہ پینتیس (۳۵) اشعار پر مشتمل ہے لیکن نصاب میں ابتدائی بیس (۲۰) اشعار ہیں۔

یہ قصیدہ محمد بن ھیثم بن شبانہ کی مدحت ومنقبت، تعریف وتوصیف میں اور ابوصالح بن یزداد کی مذمت وھجو میں نظم کیا گیا۔

اس قصیدہ میں شاعر ابوتمام نے اپنے ممدوح کے ان سارے کمالات اور محاسن اور خوبیوں کو بہت ہی حسین پیرائے اور پُر اثر اسلوب میں بیان کیا جس سے وہ متصف تھا۔

3-3

عربی اشعار مع اعراب

سَلامُ اللّٰهِ عِدَّةَ رَمْلِ خَبْتٍ   عَلَى ابْنِ الْهَيْثَمِ الْمَلِكِ اللُّبَابِ
ذَكَرْتُكَ ذِكْرَةً جَذَبَتْ ضُلُوْعِيْ   إِلَيْكَ كَأَنَّهَا ذِكْرٰى تَصَابِيْ
فَلا يُغْبِبْ مَحَلَّكَ كُلَّ يَوْمٍ   مِنَ الْأَنْوَاءِ أَلْطَافُ السَّحَابِ
سَقَتْ جُوْداً نَوَالاً مِنْكَ جَوْداً   وَرَبْعاً غَيْرَ مُجْتَنَبِ الْجَنَابِ
فَثَمَّ الْجُوْدُ مَشْدُوْدُ الْأَوَاخِيْ   وَثَمَّ الْمَجْدُ مَضْرُوْبُ الْقِبَابِ
وَأَخْلاقٌ كَأَنَّ الْمِسْكَ فِيْهَا   بِصَفْوِ الرَّاحِ وَالنُّطَفِ الْعِذَابِ
وَكَمْ أَحْيَيْتَ مِنْ ظَنٍّ رُفَاتٍ   بِهَا وَعَمَّرْتَ مِنْ أَمَلٍ خَرَابِ
يَمِيْنُ مُحَمَّدٍ بَحْرٌ خِضَمٌّ   طَمُوْحُ الْمَوْجِ، مَجْنُوْنُ الْعُبَابِ
تَفِيْضُ سَمَاحَةً وَالْمُزْنُ مُكْدٍ   وَتَقْطَعُ وَالْحُسَامُ الْعَضْبُ نَابِ
فِدَاكَ أَبَا الْحُسَيْنِ مِنَ الرَّزَايَا   وَمِنْ دَاجِيْ حَوَادِثِهَا الْغِضَابِ
حَسُوْدٌ قَصَّرَتْ كَفَّاهُ عَنْهُ   وَكَفُّكَ لِلنَّوَالِ وَلِلضِّرَابِ
وَيَحْسُبُ مَا يُفِيْدُ بِلا عَطَاءٍ   وَتُعْطِيْ مَا تُفِيْدُ بِلا حِسَابِ
وَيَغْدُوْ يَسْتَثِيْبُ بِلا نَوَالٍ   وَنَيْلُكَ كُلُّهَا لا لِلثَّوَابِ
ذَكَرْتُ صَنِيْعَةً لَكَ أَلْبَسَتْنِيْ   أَثِيْثَ الْمَالِ وَالنِّعَمِ الرِّغَابِ
تَجَدَّدُ كُلَّمَا لُبِسَتْ وَتَبْقَى   إِذَا ابْتُذِلَتْ وَتَخْلُقُ فِي الْحِجَابِ

إِذَا مَا أُبْرِزَتْ زَادَتْ ضِيَاءً　　　وَتَشْحُبُ وَجْنَتَاهَا فِی النِّقَابِ
وَلَيْسَتْ بِالْعَوَانِ الْعَنْسِ عِنْدِیْ　　　وَلَا هِیَ مِنْکَ بِالْبِکْرِ الْکِعَابِ
فَلَا يَبْعُدْ زَمَانٌ مِنْکَ عِشْنَا　　　بِنَضْرَتِهٖ وَرَوْنَقِهِ الْعُجَابِ
کَأَنَّ الْعَنْبَرَ الْهِنْدِیَّ فِيْهِ　　　وَفَأْرَ الْمِسْکِ مَفْضُوْضُ الرُّضَابِ
لَيَالِيْهِ لَيَالِیْ الْوَصْلِ تَمَّتْ　　　بِأَيَّامٍ کَأَيَّامِ الشَّبَابِ

3-4

اشعار کا ترجمہ

(1)

سَلَامُ اللّٰهِ عِدَّةَ رَمْلِ خَبْتٍ　　　عَلَى ابْنِ الْهَيْثَمِ الْمَلِکِ اللُّبَابِ

ترجمہ: دوررس وزیرک (خودمختار) بادشاہ ابن ہیثم پر مقام خبت کی ریت کے ذرات کی تعداد میں اللہ تعالی کی جانب سے سلامتی ہو۔

(2)

ذَکَرْتُکَ ذِکْرَةً جَذَبَتْ ضُلُوْعِی　　　إِلَيْکَ کَأَنَّهَا ذِکْرٰی تَصَابِیْ

ترجمہ: میں نے تجھ کو اسقدر یاد کیا کہ وہ یاد میرے دل کو تیری طرف کھینچ لائی گویا کہ وہ دوشیزہ لڑکی کے ساتھ عشق ومحبت کی کہانی ہے۔

(3)

فَلَا يُغِبُّ مَحَلَّکَ کُلَّ يَوْمٍ　　　مِنَ الْأَنْوَاءِ أَلْطَافُ السَّحَابِ

ترجمہ: کارتیوں سے بادل کی مہربانیاں کسی دن تیرے در سے غائب نہ ہوں۔

(4)

سَقَتْ جُوْدًا نَوَالاً مِنْکَ جُوْدًا　　　وَرَبْعًا غَيْرَ مُجْتَنَبِ الْجَنَابِ

ترجمہ: بادل کی مہربانیوں نے سخاوت کو سیراب کر کے برسنے والی عطاء بنایا اور گھر کو اس کے اطراف موجود آنگن کے ساتھ سیراب کیا۔

(5)

فَثَمَّ الْجُوْدُ مَشْدُوْدُ الْأَوَاخِیْ　　　وَثَمَّ الْمَجْدُ مَضْرُوْبُ الْقِبَابِ

ترجمہ: پس یہاں سخاوت وفیاضی رسیوں سے باندھ دی گئی ہے اور یہاں شرافت وبزرگی خیمہ زن ہے۔

(6)

وَأَخْلَاقٌ کَأَنَّ الْمِسْکَ فِيْهَا　　　بِصَفْوِ الرَّاحِ وَالنُّطَفِ الْعِذَابِ

ترجمہ: یہاں اخلاق ایسے ہیں گویا مشک صاف وشفاف شراب اور شیریں پانی کے ساتھ اس میں ملا دیا گیا ہے۔

(7)

وَکَمْ أَحْيَيْتَ مِنْ ظَنٍّ رُفَاتٍ　　　بِهَا وَعَمَّرْتَ مِنْ أَمَلٍ خَرَابِ

ترجمہ: تو نے کتنے ہی مردہ خیالات کو اپنے اخلاق وفیاضی کے ذریعہ زندہ کیا اور کتنی ہی ویران امیدوں کو اپنے کرم واحسان سے آباد کیا۔

(8)

يَمِيْنُ مُحَمَّدٍ بَحْرٌ خِضَمٌّ　　　　طَمُوْحُ الْمَوْجِ، مَجْنُونُ الْعُبَابِ

ترجمہ: محمد بن ہیثم کا ہاتھ ایک بڑا سمندر ہے جسکی موجیں انتہائی بلند اور اونچی ہیں اور اس کا پانی حد سے زیادہ مقدار میں ہے۔

(9)

تَفِيْضُ سَمَاحَةً وَالْمُزْنُ مُكْدٍ　　　　وَتَقْطَعُ وَالْحُسَامُ الْعَضْبُ نَابِ

ترجمہ: محمد بن ہیثم کا ہاتھ داد ودہش کے اعتبار سے بہتا ہے خوب فیاضی کرتا ہے جبکہ بھرا ہوا بادل کم مقدار میں آب رسانی کرتا ہے اور (اس کا ہاتھ) کاٹتا ہے جبکہ تیز دھاری دار تلوار کند ہوتی ہے۔

(10)

فِدَاكَ أَبَا الْحُسَيْنِ مِنَ الرَّزَايَا　　　　وَمِنْ دَاجِيْ حَوَادِثِهَا الْغِضَابِ

ترجمہ: ہولناک مصائب وہلاکت خیز حادثات کے موقع پر اے ابوالحسن! تجھ پر میری جان قربان ہے۔

(11)

حَسُوْدٌ قَصَّرَتْ كَفَّاهُ عَنْهُ　　　　وَكَفُّكَ لِلنَّوَالِ وَلِلضِّرَابِ

ترجمہ: وہ خوب حسد کرنے والا اور بخیل ہے اس کے ہاتھ خود اس پر خرچ کرنے سے تنگ ہیں جبکہ تیرا ہاتھ بخشش کے لئے اور مسلسل حملے کے لئے ہے۔

(12)

وَيَحْسُبُ مَا يُفِيْدُ بِلَا عَطَاءٍ　　　　وَتُعْطِي مَاتُفِيْدُ بِلَا حِسَابِ

ترجمہ: وہ جو کماتا ہے کسی عطا کے بغیر حساب کرتا ہے اور تو جو کماتا ہے کسی حساب کے بغیر عطا کرتا ہے۔

(13)

وَيَغْدُو يَسْتَثِيْبُ بِلَا نَوَالٍ　　　　وَنَيْلُكَ كُلُّهُ لَا لِلثَّوَابِ

ترجمہ: وہ کسی عطا کے بغیر بدلہ کی امید میں صبح کرتا ہے اور تو ہمیشہ بدلہ کی امید کے بغیر لوگوں کو خوب مالا مال کرتا ہے۔

(14)

ذَكَرْتُ صَنِيْعَةً لَكَ أَلْبَسَتْنِيْ　　　　أَثِيْثَ الْمَالِ وَالنِّعَمِ الرِّغَابِ

ترجمہ: میں نے تیرے اس احسان کو یاد کیا جس نے مجھے وافر مال اور وسیع انعامات میں ڈھانک دیا۔

(15)

تَجَدَّدُ كُلَّمَا لُبِسَتْ وَتَبْقَى　　　　إِذَا ابْتُذِلَتْ وَتُخْلِقُ فِي الْحِجَابِ

ترجمہ: جب بھی اس احسان کو یاد کیا جاتا ہے تو وہ تر وتازہ رہتا ہے اور جب اس کو نظر انداز کیا جائے تو (نسیان کے) پردہ میں بوسیدہ ہو جاتا ہے۔

(16)

إِذَا مَا أُبْرِزَتْ زَادَتْ ضِيَاءً　　　　وَتَشْحُبُ وَجْنَتَاهَا فِي النِّقَابِ

(17)

وَلَيُسَتُ بِالْعَوَانِ الْعَنُسِ عِنُدِیُ　　　　وَلا هِیَ مِنُکَ بِالُبِکُرِ الْکِعَابِ

ترجمہ: تیرا احسان میرے حق میں ادھیڑ عمر والی غیر شادی شدہ عورت کی طرح نہیں (کہ مجھے اس کا انتظار رہا ہو) اور نہ وہ تیرے پاس جوانی سے بھرپور ابھرے ہوئے سینے والی دوشیزہ کی طرح نیا ہے۔ (کیونکہ تو احسان پر احسان کرتا ہے)

(18)

فَلا يَبُعُدُ زَمَانٌ مِنُکَ عِشُنَا　　　　بِنَضُرَتِهٖ وَرَوُنَقِهِ الْعُجَابِ

ترجمہ: تو وہ زمانہ تجھ سے کبھی دور نہ ہو جس کی تازگی اور عجیب رونق میں ہم نے زندگی گزاری۔

(19)

کَأَنَّ الْعَنبَرَ الْهِندِیَّ فِيهِ　　　　وَفَأرَ الْمِسُکِ مَفُضُوُضُ الرُّضَابِ

ترجمہ: (اسکی مہک سے یوں لگتا ہے) گویا کہ اس میں ہندوستانی عنبر مہکا ہوا اور مشک کا نافہ کھلا ہوا ہے۔

(20)

لَيَالِيُهِ لَيَالِیُ الْوَصُلِ تَمَّتُ　　　　بِأَيَّامٍ کَأَيَّامِ الشَّبَابِ

ترجمہ: اسکی راتیں وصال محبوب کی راتیں ہیں جو شباب کے زمانے کی طرح تمام وکمال کو پہنچ چکی ہیں۔

3-5

اشعار کی تشریح

(1)

سَلامُ اللّٰهِ عِدَّةَ رَمُلِ خَبُتٍ　　　　عَلَى ابُنِ الْهَيُثَمِ الْمَلِکِ اللُّبَابِ

پہلے شعر میں شاعر اپنے محسن وممدوح بادشاہ کے حق میں اللہ تعالی سے دعا والتجا کر رہا ہے اور اس پر اللہ کی بے شمار رحمتوں اور لاتعداد الطاف ومہربانیوں کے نازل ہونے کی خواہش وتمنا کر رہا ہے، اس شعر میں ''ایجازِ حذف'' ہے کہ ابن الہیثم سے پہلے ''محمد'' کو حذف کیا گیا۔

----

(2)

ذَکَرُتُکَ ذِکُرَةً جَذَبَتُ ضُلُوُعِیُ　　　　إِلَيُکَ کَأَنَّهَا ذِکُرٰی تَصَابِیُ

شاعر اپنے محبوب بادشاہ کی یاد کا تذکرہ کر رہا ہے اور اپنے دل کے اس پر فدا اور فریفتہ ہونے کو بیان کر رہا ہے، وہ اپنی محبت کی تصویر کو اس انداز سے پیش کر رہا ہے جیسے وہ کسی دوشیزہ کے عشق میں ڈوبا ہوا ہے، شعر میں ''ضلوع'' (پسلیوں) سے مراد قلب ہے یہ ''مجازِ مرسل'' ہے کہ محل کہہ کر حال مراد لیا گیا اس میں علاقہ محلیت ہے ''کانها ذکری تصابی'' تشبیہ مرسل، مجمل ہے کیونکہ یہاں حرف تشبیہ مذکور اور وجہ شبہ محذوف ہے جو محبت یا میلان قلب ہے۔

----

(3)

فَلا يُغبِبُ مَحَلَّکَ کُلَّ يَوُمٍ　　　　مِنَ الْأَنُوَاءِ أَلُطَافُ السَّحَابِ

شاعر اپنے ممدوح کی سخاوت وفیض رسانی کو بادل کی لطافتوں اور مہربانیوں سے تشبیہ دے رہا ہے اور تمنا کر رہا ہے کہ تیرے در سے خالی ہاتھ کوئی محروم نہ رہے۔لوگوں کی آمد ورفت کا سلسلہ جاری رہے اور ہر شخص اپنے دامن مراد کو بھر کر واپس جائے۔

---

(4)

سَقَتْ جُوْداً نَوَالاً مِنْکَ جَوْداً   وَرَبْعًا غَیْرَ مُجْتَنَبِ الْجَنَابِ

بادل کی مہربانیوں نے سخاوت کو برسنے والی عطا بنایا جس کے ذریعہ ہر شخص فیضیاب ہوا' اس سخاوت کے بادل نے نہ صرف گھر کو سیراب کیا بلکہ گھر کے اطراف آنگن بھی اس کی بخشش وعطا سے بہرہ مند ہوا، شعر میں موجود کلمہ "جُود" (سخاوت) اور "جَود" (بارش) میں جناس غیر تام ہے۔

---

(5)

فَثَمَّ الْجُوْدُ مَشْدُوْدُ الْأَوَاخِیْ   وَثَمَّ الْمَجْدُ مَضْرُوْبُ الْقِبَابِ

شاعر اپنے ممدوح کی سخاوت اور شرافت بیان کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اس کی سخاوت وشرافت راستہ سے گزرنے والوں کا انتظار کر رہی ہے جو کوئی اپنا رخ اس کی جانب پھیر لے اور دست سوال دراز کرے وہ اپنی مراد کو پائے بغیر وہاں سے نہیں لوٹے گا۔

شعر میں دونوں جگہ "استعارہ مکنیہ اصلیہ" ہے "جود" کو جانور سے تشبیہ دی گئی مشبہ بہ کو حذف کر کے مشبہ کو ذکر کیا گیا اور مشبہ بہ کا لازم "مشدود الاواخی" ہے، وجہ تشبیہ قیام وبقاء ہے۔اور "مجد" کو انسان سے تشبیہ دی گئی، مشبہ بہ کو حذف کر کے مشبہ کو ذکر کیا گیا، مشبہ بہ کا لازم "مضروب القباب" ہے، دونوں جگہ قرینۂ حالیہ ہے۔

---

(6)

وَأَخْلَاقٌ کَأَنَّ الْمِسْکَ فِیْهَا   بِصَفْوِ الرَّاحِ وَالنُّطَفِ الْعِذَابِ

شاعر ممدوح کی سخاوت وشرافت کے علاوہ اس کے اخلاق فاضلہ اور مکارم عالیہ کی بھی گواہی دے رہا ہے اور اس کے اخلاق کو مشک کی خوشبو سے تشبیہ دے رہا ہے جو صاف وشفاف پانی اور پاکیزہ شراب سے ملائی گئی ہے۔شعر میں "تشبیہ مرسل مجمل" ہے کیونکہ یہاں حرف تشبیہ مذکور ہے لیکن وجہ شبہ محذوف ہے۔

---

(7)

وَکَمْ أَحْیَیْتَ مِنْ ظَنٍّ رُفَاتٍ   بِهَا وَعَمَّرْتَ مِنْ أَمَلٍ خَرَابِ

شاعر ممدوح کے پاکیزہ اخلاق اور عمدہ صفات کو اجاگر کر رہا ہے اور منفی خیالات ورجحانات کے حامل لوگوں کو اپنے اخلاق حسنہ کے ذریعہ روشن افکار و نیک خیالات کا پیکر بنا دینے کا اظہار کر رہا ہے اور یہ بیان کر رہا ہے کہ ممدوح منفی ذہن والے افراد کو اپنے احسان وکرم کے ذریعہ اپنا ہم مزاج اور ہم خیال بنا دیتا ہے۔

شعر میں اطناب ہے کہ "من" بیانیہ کو دو جگہ ذکر کیا گیا "ظن" اور "امل" میں "استعارہ مکنیہ اصلیہ" ہے، "ظن" کو میت سے اور "امل" کو

’’احییت‘‘اور’’عمرت‘‘ترشیح ہے۔

---

(8)

یَمِیْنُ مُحَمَّدٍ بَحْرٌ خِضَمٌّ   طَمُوْحُ الْمَوْجِ، مَجْنُوْنُ الْعُبَابِ

شاعر ممدوح کی سخاوت وعطا بیان کر رہا ہے اور اس کے ہاتھ کو ایک بڑا تموج خیز لہریں مارتا ہوا سمندر قرار دیتا ہے یہ’’تشبیہ بلیغ‘‘ ہے یہاں وسعت سخاوت میں ممدوح کے ہاتھ کو سمندر سے تشبیہ دی گئی۔ادات تشبیہ اور وجہ شبہ کو حذف کیا گیا’’ بـــحـــر‘‘ کا مبتدأ محذوف ہے اس لئے یہاں’’ایجاز حذف‘‘پایا جاتا ہے۔

---

(9)

تَفِیْضُ سَمَاحَةً وَالْمُزْنُ مُکْدٍ   وَتَقْطَعُ وَالْحُسَامُ الْعَضْبُ نَابِ

شاعر پہلے مصرعہ میں ممدوح کی سخاوت اور دوسرے میں اس کی شجاعت کو آشکار کر رہا ہے۔شاعر کہتا ہے کہ ممدوح کا ہاتھ ایک ساتھ دو الگ الگ اوصاف سے متصف ہے۔اس کا ہاتھ فیاضی کر رہا ہے ایسے وقت جبکہ بھرا ہوا بادل بھی فیاضی سے رک جائے نہ برسے اور یہی ہاتھ جنگ کے موقع پر کاٹتا ہے جبکہ تیز دھاری تلوار کاٹنے کے قابل نہیں رہتی۔

یعنی تیز تلوار کند ہو جاتی ہے لیکن ممدوح کبھی معرکہ سر کرنے سے پیچھے نہیں ہٹتا، پوری جان کی بازی لگا دیتا ہے لیکن کبھی پست ہمتی کا شکار نہیں ہوتا دشمنوں پر ٹوٹ ٹوٹ کر حملہ کرتا ہے،میدان جنگ سے راہ فرار اختیار نہیں کرتا۔

شعر میں’’مـــزن‘‘(بادل)اور حســـام(تلوار)کو سخی اور بہادر سے استعارہ مان لیا جائے تو شعر کا مطلب یہ ہوگا کہ بڑے بڑے فیاض جب سخاوت نہیں کر پاتے تب بھی ممدوح سخاوت کرتا ہے اور بڑے بڑے بہادر جب بہادری کے جوہر نہیں دکھاتے،ممدوح بہادری کے جوہر دکھاتا ہے،اس صورت میں دونوں جگہ استعارہ’’تصریحیہ اصلیہ ترشیحیہ‘‘ہوگا،اور اگر’’مـــزن‘‘اور’’حســـام‘‘سے حقیقی بادل اور تلوار مراد لی جائے تو یہ شعر مبالغہ پر محمول کیا جائے گا شعر میں’’تفیض‘اور مکد‘‘کے درمیان اور’’تقطع‘‘و’’ناب‘‘کے درمیان مقابلہ ہے۔

---

(10)

فَدَاکَ اَبَا الْحُسَیْنِ مِنَ الرَّزَایَا   وَمِنْ دَاجِیْ حَوَادِثِهَا الْغِضَابِ

اس شعر میں شاعر اپنے اوپر ممدوح کے جو احسانات اور نوازشات و مہربانیاں ہیں اس کی وجہ سے ممدوح پر جان نچھاور کر رہا ہے اور وہ تمنا کر رہا ہے کہ ممدوح پر کوئی مصیبت نہ آئے بلکہ اس کی گردشیں میری طرف پھر جائیں اور وہ سلامت رہے، یہاں دو طرح ایجازِ حذف ہے’’ فـــــداک‘‘ کا فعل محذوف ہے تقدیری عبارت ہے’’جعلت نفسی فداک اور ابا الحسین سے قبل حرف نداء محذوف ہے حرف نداء کو حذف کر کے شاعر ممدوح سے اپنے قرب کو ظاہر کر رہا ہے شعر میں اطناب بھی ہے کیونکہ حرف جر’’من‘‘ کو مکرر لایا گیا۔

---

(11)

شاعرابوصالح بن یزداد کی مذمت وہجو کررہا ہے اوراس کی بخالت وکنجوسی کو بتلا رہا ہے کہ اس کا ہاتھ خود اس پرخرچ کرنے سے عاجز ہے اوراسی شعر میں ممدوح کی تعریف کرتا ہے کہ تیرا ہاتھ محض عطا کرنے کے لئے اور جنگ وجدال کے لئے ہے ممدوح کی سخاوت وشجاعت کو بتا رہا ہے اوراپنے مبغوض کے حسد وصفت بخل کو نمایاں کررہا ہے۔

اس شعر میں ایجاز حذف ہے کیونکہ " حسودٌ'' کا مبتدأ حذف کردیا گیا۔شعر کے جملہ'قصرت کفاه عنه ''میں ایجاز قصر ہیں یعنی شاعر نے بہت کم الفاظ میں زیادہ معانی کو رکھ دیا کہ اس کے ہاتھ خود اس پرخرچ کرنے سے قاصر ہیں اور دوسروں کو عطا کرنا بہت دور کی بات ہے۔ نیز دوسرے مصرعہ میں اطناب ہے کہ یہاں حرف جر''ل '' کو مکرّر ذکر کیا گیا۔

---

(12)

وَیَحْسُبُ مَا یُفِیْدُ بِلا عَطَاءٍ   وَتُعْطِی مَاتُفِیْدُ بِلا حِسَابِ

اس شعر میں شاعر اپنے ممدوح کی بلاحساب وکتاب عطاوبخشش کو بیان کررہا ہے کہ وہ جو کچھ حاصل کرتا ہے کسی اعداد وشمار کے بغیر دوسروں کو نوازتا ہے اور ابوصالح بن یزداد کی ہجو کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ جو کچھ دولت' مال ومتاع اپنی ملکیت میں یا اپنے خزانہ میں رکھتا ہے اسے خرچ کئے بغیر محض شمار کرتا ہے۔

یہ شعر بھی ممدوح کی فیاضی اور مبغوض کی بخالت کی طرف اشارہ کررہا ہے۔

---

(13)

وَیَغْدُو یَسْتَثِیْبُ بِلا نَوَالٍ   وَنَیْلُکَ کُلُّهُ لا لِلثَّوَابِ

شاعر بادشاہ کے انعامات وعطیات کو یاد کررہا ہے اور بیان کررہا ہے کہ وہ بہت کچھ دینے کے باوجود بدلہ کی طلب اور اجر کی توقع نہیں کرتا اور ابوصالح کچھ خرچ نہیں کرتا لیکن بدلہ کا طالب رہتا ہے اس شعر کے دوسرے مصرعہ میں روایتیں مختلف ہیں۔

ا۔جو شعر کی نص میں مذکور ہے۔٢۔واکثر ماتنیل بلا ثواب ۔٣۔وانت فقد تنیل بلاثواب ۔تینوں عبارتوں کا مفہوم یہی ہے کہ تو ہمیشہ بدلہ کی توقع کے بغیر عطا کرتا ہے۔

اس شعر اور اس سے پہلے دو اشعار میں اطناب ہے کیونکہ شاعر نے تینوں اشعار میں ممدوح کی سخاوت اور مذموم کے بخل کے علاوہ کوئی اور بات نہیں بتائی۔

---

(14)

ذَکَرْتُ صَنِیْعَةً لَکَ أَلْبَسَتْنِیْ   أَثِیْثَ الْمَالِ وَالنِّعَمِ الرُّغَابِ

شاعر ممدوح کے ان احسانات اور بھلائیوں کو یاد کررہا ہے جو ممدوح نے اس پر بے تحاشہ وافر مال ودولت اور وسعت والی نعمتوں کی شکل میں کی ہیں شعر میں ''استعارہ مکنیہ اصلیہ '' ہے شاعر نے احسان کی طرف لوٹنے والی ضمیر کو محسن ومشفق سے تشبیہ دی، مشبہ بہ کو حذف کر کے مشبہ کو ذکر کیا، مشبہ بہ کا لازم''البست ''ذکر کیا''اثیت المال''وغیرہ ترشیح ہے اور اس میں ''قرینہ حالیہ'' ہے۔

---

(15)

تَجَدَّدُ كُلَّمَا لُبِسَتْ وَتَبْقَى   إِذَا ابْتُذِلَتْ وَتُخْلِقُ فِي الْحِجَابِ

شاعر ممدوح کے احسانات کے بارے میں غور وخوض کرتا ہے تو وہ یکے بعد دیگرے یاد آتے ہیں اور جب وہ ان احسانات سے صرف نظر کرتا ہے تو وہ فراموش ہوجاتے ہیں''**لبست**''اور''**تخلق**''میں استعارہ تصریحیہ تبعیہ ہے۔

----

(16)

إِذَا مَا أُبْرِزَتْ زَادَتْ ضِيَاءً   وَتَشْحُبُ وَجُنَتَاهَا فِي النِّقَابِ

اس شعر کا مفہوم سابقہ شعر کی طرح ہے شاعر اس کے احسانات کو خوبصورت حسین وجمیل عورت سے تشبیہ دے رہا ہے کہ جب وہ ظاہر ہوتی ہے تو اس کے چہرے کی چمک دمک کو چار چاند لگ جاتے ہیں اور جب وہ نقاب میں ہوتی ہے تو اس کا رنگ بدل جاتا ہے۔

اس شعر میں''استعارہ مکنیہ اصلیہ مرشحہ''ہے شاعر نے ممدوح کے احسان کو خوبصورت عورت سے تشبیہ دی ہے اور مشبہ بہ کو حذف کر کے مشبہ کو ذکر کیا''**وجنتا ھا**''لازم ہے اور''**نقاب**''ترشیح ہے،جس کا قرینہ حالیہ ہے۔

----

(17)

وَلَيْسَتْ بِالْعَوَانِ الْعَنْسِ عِنْدِيْ   وَلَا هِيَ مِنْكَ بِالْبِكْرِ الْكِعَابِ

اس شعر میں شاعر ممدوح کے احسان کو خوبصورت دوشیزہ سے تشبیہ دے رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اس کا احسان اس ادھیڑ پن خاتون کی طرح نہیں ہے اور نہ اس عورت کی طرح جو بڑی عمر تک بغیر شادی کے زندگی کے دن کاٹ رہی ہے، بلکہ ایسی نوجوان لڑکی کی طرح ہے جسکا جمال نگاہوں کو خیرہ کررہا ہو۔شاعر کی مراد یہ ہے کہ تیرا احسان کرنا میرے پاس بڑی عمر والی عورت کی طرح پرانا نہیں ہے کیونکہ تو احسان پر احسان کئے جارہا ہے اور یہ احسان تیرے نزدیک جوان نہیں یعنی مجھ پر تیرا احسان پہلا نہیں ہے۔

شعر کے دونوں مصرعوں میں تشبیہ بلیغ ہے کیونکہ ادات تشبیہ اور وجہ شبہ دونوں محذوف ہیں پہلی تشبیہ میں وجہ شبہ اعجاب ہے اور دوسری میں اعتیاد ہے **عوان** اور **بکر** کے درمیان طباق ایجاب ہے۔

----

(18)

فَلَا يَبْعُدْ زَمَانٌ مِنْكَ عِشْنَا   بِنَضْرَتِهِ وَرَوْنَقِهِ الْعُجَابِ

اس شعر میں شاعر ممدوح کے ساتھ جو خوشگوار وقت گزارا ہے اس کو یاد کر رہا ہے اور تنعم پسندی، عیش کوشی اور خوشحالی کے ساتھ جو خوشگوار زندگی گزاری اس کو بیان کر رہا ہے اور تمنا کر رہا ہے کہ یہی سلسلہ برقرار رہے، ابھی ختم نہ ہو۔

''**زمان**''میں''استعارہ مکنیہ اصلیہ''ہے،شاعر نے''**زمان**''کو''**نبات**''سے تشبیہ دی،مشبہ بہ کو حذف کر کے مشبہ کو ذکر کیا اور مشبہ بہ کے لازم ''**نضرۃ ورونق**''کو بیان کیا۔

----

(19)

اس شعر میں شاعر اپنے ممدوح کے زمانہ کو ہندوستانی خوشبو سے معنبر اور مشک کی خوشبو سے معطر قرار دیتا ہے، اور اس کی مدّتِ حکومت کو داد تحسین دے رہا ہے کہ اس کے زمانہ میں چاروں طرف خوشحالی اور مال کی فراوانی تھی، ہر شخص خوشحال زندگی گزار رہا تھا، کسی انسان کو اس کے مستقبل کے تاریک ہونے کی فکر نہیں ستا رہی تھی، ہر انسان کا مستقبل درخشاں و روشن نظر آتا تھا۔

شعر میں تشبیہ مرسل و مجمل ہے۔

----

(20)

لَيَالِيهِ لَيَالِي الْوَصْلِ تَمَّتْ بِأَيَّامٍ كَأَيَّامِ الشَّبَابِ

شاعر اس شعر میں بھی ممدوح کے زمانہ کی تعریف کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اُس کی راتیں محبوب سے وصال کی راتیں ہیں، ایسی راتیں جو جوانی کے زمانہ میں گزری ہیں یعنی ممدوح کے زمانہ کے رات و دن بہت اچھے ہیں۔

شعر کے پہلے مصرعہ میں تشبیہ بلیغ اور دوسرے میں تشبیہ مرسل و مجمل ہے، اس شعر میں مراعاۃ النظیر ہے کیونکہ وصل کے ساتھ شباب کو ذکر کیا گیا ہے۔ اور وصل کے ساتھ **لیالی** مذکور ہے، اسی طرح صنعت تکریر دو جگہ ہے اس طرح کہ پہلے مصرع میں **لیالی** اور دوسرے میں **ایام** مکرّر رہے۔

3-6

حیات وشاعری

ابوتمام کا نام حبیب بن اوس طائی ہے، 190ھ مضافات دمشق کی جاسم نامی بستی میں اس نے آنکھ کھولی، ابوتمام اپنے والد جاسم سے دمشق منتقل ہوئے۔

جب وہ جوان ہوا تو دمشق سے تحصیل علم کی خاطر مصر کی طرف روانہ ہوا، مصر پہنچ کر جامع مسجد عمرو بن عاص میں لوگوں کے لئے پانی بھرنے اور ان کو سیراب کرنے لگا اور ساتھ ساتھ علماء و شعراء کی مجالس میں بیٹھنے لگا اور ان سے علم اور شعر و ادب سیکھنے لگا اور مسلسل اشعار حفظ کرنے لگا، قدیم شعراء کی نقل کرتا، کبھی اس میں کامیاب ہوتا اور کبھی ناکام ہوتا، یہاں تک کہ واس نے شاعری میں ایسا بلند مقام حاصل کیا جہاں تک کسی شاعر کی رسائی نہیں ہوتی۔

ابوتمام نے شاعری اور ادبی دنیا میں خوب نام کمایا اور دھوم مچائی، بہت سارے انعامات و اکرامات حاصل کئے، اس دور میں کسی شاعر نے اتنے انعامات حاصل نہیں کئے جتنے ابوتمام نے حاصل کئے۔

حتّٰی کہ یہ کہا گیا کہ اس کی زندگی میں کوئی اور شاعر اپنی شاعری کے ذریعہ ایک درہم بھی نہیں کما سکا۔ جب یہ عباسی بادشاہ معتصم کے دربار میں پہنچا تو اس کی مدح و منقبت میں ایک شاہکار قصیدہ کہا جس سے متأثر ہو کر اس نے ابوتمّام کو اسکے احسان کا بدلہ دیتے ہوئے موصل شہر کے ڈاک خانہ کا سرپرست بنایا، صرف دو سال تک اس محکمہ کی سرپرستی و نگرانی کرتا رہا یہاں تک کہ چالیس (۴۰) برس کی مختصر سی مدّت میں فوت ہو گیا۔

حلیہ، اخلاق وعادات

ابوتمام گندمی رنگ کا طویل القامت شخص تھا اور تیز فہم' حاضر دماغ تھا' دور رس فکر کا حامل اور فصیح اللسان و شیریں بیان انسان تھا، گفتگو کے دوران قدرے ہکلاتا تھا، لیکن اس کا حافظہ اور یادداشت بہت قوی اور مضبوط تھی، یہاں تک کہ اس کو بے شمار قصائد و قطعات کے ساتھ چودہ ہزار (۱۴۰۰۰) ارجوزے یاد تھے، چنانچہ اس کی دو کتابیں حماسۃ اور فحول الشعراء اس کی صلاحیت و قابلیت کا بیّن ثبوت ہیں۔

ابوتمام مولّدین کے دوسرے طبقہ کے تمام شعراء کا سردار ہے، اس نے متقدمین ومتأخرین کے تمام معانی کو یکجا کر دیا، اس کے عہد میں تمدّن وثقافت بہت عروج وبلندی پر تھی اور مختلف علوم وفنون کے ترجمے ہورہے تھے، اس ارتقاء وبلندی کی آشنائی ومعرفت شناسی کی بناء پر اس کی عقل پختہ ہوگئی اور خیال نازک ہوگیا، اس نے ایسا نادر اسلوب اور منفرد طریقہ اختیار کیا جس میں سہل عبارت پر معنٰی کی سلاست وعمدگی کو ترجیح دی، یہ پہلا شاعر ہے جس نے منطقی وعقلی دلائل سے خوب استفادہ کیا۔

اس نے اپنے کلام میں جناس، استعارہ، طباق، مقابلہ، کنایات وتشبیہات کا خوب استعمال کیا، اس نے جدید معانی کو پُرکشش الفاظ میں پرویا، شاعری کو ضرب الامثال والحکم کے ذریعہ اس قدر احسن انداز میں سجایا کہ اس کی وجہ سے عربی ادب کے سرمایہ میں اضافہ ہوا؛ جوکہ بعد والوں کے لئے مشعل راہ ثابت ہوا۔

متنبّی اور ابوالعلاء المعرّی نے اس کے طرز کو اختیار کیا، اس پر اسقدر حکمت کا غلبہ چڑھا ہوا تھا کہ لوگوں میں یہ بات عام ہوگئی کہ ابوتمام اور متنبّی حکیم ہیں، شاعر تو بحتری ہے۔

شاعری کی خصوصیات

ابوتمّام نے افکار کی دقّت ووسعت اور معانی کی گہرائی وگیرائی کو اپنی شاعری کا حصّہ بنایا۔

سرسری وسطحی معنٰی کے استعمال سے گریز کیا اور ایسے مفردات کو استعمال کیا جو گہرے معانی رکھتے ہوں۔

شاعری کے ذریعہ سے لوگوں کے شعور واحساس کو جگایا۔

اس کی شاعری میں وسعت خیال، ندرت معنٰی، حقائق پر مبنی واقعات موجود ہیں۔

اس نے بسا اوقات مبالغہ آرائی اور غلو سے بھی قدرے کام لیا۔

منطقی وعقلی دلائل کا استعمال کیا تا کہ مزاج زندگی سے ہم آہنگ ہو۔

ابوتمّام نے مختلف اصناف سخن جیسے مدح، وصف، ھجاء، رثاء، معاتبات، فخر اور غزل میں طبع آزمائی کی۔

اس کی تصانیف میں (۱) دیوان الحماسۃ (۲) فحول الشعراء (۳) مختار أشعار القبائل (۴) نقائض جریر والأخطل قابل ذکر ہیں۔

3-7

تمرینات

۱۔ مناسب مصرعے کے ذریعہ مندرجہ ذیل اشعار مکمل کیجئے۔

سلام اللہ عدۃ رمل خبت ....

فلا یغب محلک کل یوم ....

سقت جودا نوالا منک جودا ....

واخلاق کأن المسک فیھا ....

۲۔ درج ذیل اشعار کا بامحاورہ ترجمہ کیجئے۔

ذكرتك ذكرة جذبت ضلوعي الیک کانها ذکری تصابی

فثم الجود مشدود الاواخی وثم المجد مضروب القباب

تفيض سماحة والمزن مكد وتقطع والحسام العضب ناب

ويحسب مايفيد بلا نوال وتعطی ما تفید بلاحساب

ذكرت صنيعة لك البستنی أثيث المال والنعم الرغاب

۳۔درج ذیل اشعار پر درست اعراب لگایئے۔

ويغدو يستثيب بلا نوال ونيلك كله لا للثواب

تجدد كلما لبست وتبقی اذا ابتذلت وتخلق في الحجاب

اذا ما ابرزت زادت ضياء وتشحب وجنتا ها في النقاب

وليست بالعوان العنس عندی ولاهی منک بالبكر الكعاب

فلا يبعد زمان منک عشنا بنضرته وورنقه العجاب

۴۔حسب ذیل اشعار کے ادبی محاسن پر روشنی ڈالئے؟

فثم الجود مشدود الاواخی وثم المجد مضروب القباب

وكم أحييت من ظن رفات بها وعمرت من أمل خراب

۵۔مندرجہ ذیل الفاظ کے معنٰی بیان کیجئے۔

خبت	اللباب	ضلوع	ذكرى	السحاب
الجناب	الاواخی	القباب	يمين	طموح
مكد	حسود	نوال	تعطی	صنيعة
ابتذلت	تشحب	عشنا	مفضوض	الرضاب

3-8

خلاصہ

ابوتمام کا یہ قصیدہ مدح کے باب میں ہے اس نے ابن ھیثم کی تعریف وتوصیف میں اشعار لکھے جس میں نہایت ہی عمدہ اسلوب اور دلکش تعبیرات کا استعمال کیا اور کلام کو تشبیہات واستعارات سے مرصع ومزین کیا۔

ابوتمام کے اشعار میں امتیازی خصوصیات یہ ہیں:

(۱) معانی میں خفاء وغموض: یہ وصف اس کے خصائص میں بڑی خاصیت شمار کیا جاتا ہے، وہ اس نظریہ کے مخالف تھا کہ قدیم شعراء تمام معانی وموضوعات کو اپنے اشعار میں ڈھال چکے ہیں اور بعد میں آنے والے شعراء ان کے محتاج ہیں اسی وجہ سے وہ اپنے اشعار میں جدید معانی پیش کرتا یہاں تک کہ نقاد نے اسے جدید معانی پیش کرنے والے شعراء میں اوّل درجہ دیا ہے اور اسی وجہ سے اس کے اشعار میں غموض وخفاء پایا جاتا ہے۔

(۲) **بدیع کے استعمال میں تکلف اور اسراف:** ابوتمام کا شمار ان شعراء میں کیا جاتا ہے جو بتکلف اشعار کہتے تھے، خاص طور پر محسنات بدیعیہ کے استعمال میں، اس کے اشعار میں طباق، جناس، مقابلہ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

(۳) **مجازات کا کثرت سے استعمال:** ابوتمام محسنات لفظیہ کے کثرت استعمال کے ساتھ ساتھ علم بیان کی اقسام کو بھی کثرت سے استعمال کرتا تھا جس میں تشبیہ واستعارہ ہے اور بطور خاص اس نے مجاز کی تمام اقسام وصورتیں اپنے اشعار میں ذکر کی ہیں یہاں تک کہ بسا اوقات اشعار سمجھنے میں تفکر وتأمل کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۴) **مبالغہ:** ابوتمام نے اپنے مدحیہ اشعار میں واقعی کیفیت کے بجائے مبالغہ آرائی سے بھی کام لیا ہے اور اپنے ممدوح میں وہ اوصاف ذکر کئے ہیں جو اس میں نہیں پائے جاتے۔

ابوتمام کا یہ قصیدہ چونکہ مدح میں ہے تو اس کے مدحیہ اشعار کی خصوصیات اور باب مدح میں اس کے تفوق کو ذکر کیا جاتا ہے:

ابوتمام کی شاعری کا اکثر حصہ مدح میں ہے کیونکہ وہ ان شعراء میں ہے جو اپنے اشعار کے ذریعہ انعامات واموال حاصل کرتے، وہ اپنے اطراف واکناف کے شہروں میں پھرتا اور مدح وتوصیف میں اشعار کہتا یہاں تک کہ جب معتصم سے ملا اور اس کی مدحت کی اور اس کا خاص شاعر بنا تو اس کی امید پوری ہوئی اور اس کی آرزو برآئی۔

ابوتمام کے مدحیہ قصائد کے معانی تقلیدی ہیں جیسا کہ عادتاً شعراء اپنے ممدوحین کو ان اوصاف سے متصف کرتے ہیں جس سے ان کے نفوس خوش ہوتے ہیں اور انہیں راحت حاصل ہوتی ہے جیسے شجاعت وبہادری، جرأتمندی واقدام، بصیرت وتفکر، ہوشیاری وزیرکی، حوادث ومعاملات پر گہری نظر، دشمن پر غلبہ، دین میں اخلاص، بڑے کارنامے، ہر رفعت وبلندی کی خواہش اور خاص طور پر سخاوت وکرم نوازی وغیرہ۔

بطور مثال یہاں دو شعر ذکر کئے جاتے ہیں:

هُوَ الْبَحْرُ مِنْ أَيِّ النَّوَاحِيْ أَتَيْتَهٗ
فَلُجَّتُهُ الْمَعْرُوْفُ وَالْجُوْدُ سَاحِلُهٗ

تَعَوَّدَ بَسْطَ الْكَفِّ حَتّٰى لَوَانَّهٗ
ثَنَاهَا لِقَبْضٍ لَمْ تُطِعْهُ أَنَامِلُهٗ

وہ سمندر ہے تو جس طرف سے اس کے پاس آئے (دیکھے گا کہ) بھلائی اس کا تلاطم اور سخاوت اس کا کنارہ (ساحل) ہے۔

وہ کشادہ دستی کا عادی ہے یہاں تک کہ اگر کسی چیز کو پکڑنے کے لئے ہاتھ موڑے تو انگلیاں اس کی اطاعت نہیں کرتی۔

ابوتمام اکثر مدحیہ اشعار میں قدیم شعراء کا اسلوب اختیار کرتا ہے لیکن بسا اوقات مدحیہ قصیدہ کا آغاز حکمت سے بھرپور اشعار کے ذریعہ بھی کرتا ہے جیسا کہ عمودیہ نامی مقام کے فتح ہونے کے بعد اپنے قصیدۂ بائیہ کے شروع میں ذکر کیا کہ تلواریں نجومیوں کی کتابوں سے زیادہ سچی ہیں۔

ابوتمام نے اس قصیدہ میں ابن ہیثم کی تعریف وتوصیف کی اور اس کی صفت جود وسخا کو بیان کیا، اور اس کے اخلاق، کرم نوازی، احسانات کے علاوہ اس کے ساتھ گزرے ہوئے ایام کی یاد تر وتازہ کر دی۔

یہ قصیدہ عمدہ معانی اور بہترین تعبیرات پر مشتمل ہے جو ابوتمام کے مقتدر الکلام اور جلیل القدر شاعر ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

نمونے کے امتحانی سوالات

۱۔قصیدۂ ابوتمام کا خلاصہ لکھئے۔

۲۔ابتدائی پانچ اشعار کی تشریح کیجئے۔

۳۔ابوتمام کی شعری خصوصیات پر جامع نوٹ لکھئے۔

۴۔ابوتمام کے دو عمدہ اشعار تحریر کیجئے،اعراب لگائیے اور اس کا ترجمہ کیجئے۔

۵۔آخری پانچ اشعار کی جامع تشریح کیجئے۔

3-10

فرہنگ

(۱)

سَلامٌ : سَلَّمَ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمًا و سَلَامًا (عَلٰی) السلام علیکم کہنا،سَلَّمَ بالامر راضی ہونا۔ سَلَّمَ الی حوالہ کرنا

عِدّةٌ : (ج) عِدَدٌ چند،کچھ،تعداد،مقدار

رَمْلٌ : (ج) رِمَالٌ ریت

خَبْتٌ : (ج) خبُوتٌ الخبت من الارض پست کشادہ زمین،نشیبی زمین جس میں ریت ہو

خَبَتَ : (ن) یَخْبُتُ خَبْتًا (المکان) پست ہونا،نشیب ہونا

لُبَابُ الْقَومِ : برگزیدہ شخص،شریف،منتخب سردار،خالص

حَسَبٌ لُبَابٌ: خالص نسب۔عَیْشٌ لُبَابٌ فراخ زندگی

----

(۲)

ذَکَرْتُ :ذَکَرَ یَذْکُرُ ذِکْرا الشیءَ یادکرنا۔اَلذِّکْرَۃُ یاد۔الذِّکْرٰی یاددہانی،دل یا زبان سے یادکرنا۔

جَذَبَ : (الی) اپنی طرف مائل کرنا،(جذب القلب) دل موہ لینا،فریفتہ بنانا

ضِلْعٌ: (ج) ضُلُوْعٌ ، أضلعُ ، اضلاعٌ پسلی

تَصَابٰی یَتَصَابٰی تَصَابِیًا : بچہ بننا،کھیل کود کی طرف مائل ہونا،عشق،اَلْمَرْاَۃُ عورت کو میلان

----

(۳)

فَلاَ یُغْبِبُ :اَغَبَّ یُغِبُّ اِغْبَابًا (باب افعال) ایک دن ناغہ دیکر ملاقات کو آنا۔

: غَبَّ یَغِبُّ غَبًّا وغِبًّا و غُبُوبًا (الماشیة) جانوروں کو ایک دن ناغہ دے کر پانی پلانا

مَحَلٌّ : مَحَلٌّ(ج) مَحَالٌّ جگہ،مقام

یومٍ: یَوْمٌ (ج) اَیَّامٌ دن

نَوْءٌ: (ج) اَنْوَاءٌ ،المطر الشديد عطا،بخشش،کارتی

السَّحَابِ: سَحَابٌ (ج) سُحُبٌ بادل

----

(۴)

سقتْ : سَقٰی یَسْقِی سَقْیًا (الرجل) پلانا،سیراب کرنا

الجود : موسلادھار بارش، لم يأت أحد من ناحية الا حدّث بالجود (حدیث شریف)

الجُودُ : سخاوت،فیّاضی

نَوالاً : اَلنَّوَالُ عطاء نَالَ یَنُوْلُ عَلٰی فُلانٍ بِالشیء سخاوت کرنا،عطا کرنا،

الرَّبْعُ: (ج) رِباعٌ مکان،حویلی جس میں متعدد چھوٹے چھوٹے مکانات ہوں۔اَلْجَنَابُ گوشہ۔

مجتنبِ : اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَابًا دور رہنا

----

(۵)

ثَمَّ الشیء: یَثُمُّ ثَمًّا(ن) درست کرنا،اصلاح کرنا،ثَمَّ وہاں

شَدَّ : یَشُدُّ شِدَّۃً(ن) سخت ہونا

اَلأَوَاخِیُ: اَلْاُخِیَّۃُ وَالاٰخِیَّۃُ (ج) اَوَاخِیُ و اَخَایَا واَوَاخٍ وہ رسی جس کے دونوں سرے زمین میں گاڑ دئے جاتے ہیں اوراوپر کوحلقہ سا نکلا ہوتا ہے جس سے جانوروں کو باندھا جاتا ہے۔

المجدُ :(ج) الاَمْجَادُ عزت وبلندی۔

مَضْرُوْبٌ : ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا اَلْخَیْمَۃَ خیمہ نصب کرنا۔

قُبَّۃٌ : (ج)قِبَابٌ وقُبَبٌ گنبد،خیمہ،شامیانہ۔

----

(۶)

أخلاقٌ : خُلُقٌ (ج) اَخْلَاقٌ اخلاق وعادات

نُطْفَۃٌ : (ج)نِطَافٌ ونُطَفٌ صاف پانی، النطف العِذاب میٹھا پانی

العَذْبُ : (ج)عِذَابٌ وعُذُوْبٌ میٹھا،شیریں،خوشگوار

----

(۷)

أحييتَ : اَحْیٰی یُحْیِیُ اِحْیَاءً ا (باب افعال) زندہ کرنا

ظنَّ : ظَنَّ یَظُنُّ ظَنًّا(ن) جاننا،یقین کرنا

رَفَتَ: یَرْفُتُ رَفْتًا (ن) چورا ہونا

عمرتَ : عَمَّرَ یُعَمِّرُ تَعْمِیْرًا (باب تفعیل)(المنزل) آباد کرنا

أملِ : أَمَلَ یَأْمُلُ اَمَلًا(ن) امید کرنا۔أَمَلٌ (ج)اٰمَالٌ امید

خرابِ: خَرِبَ یَخْرَبُ خَرْبًا و خَرَابًا(س) (البیت) اجاڑ ہونا، ویران ہونا، خَرَابٌ (ج)اَخْرِبَۃٌ ویران

---

(۸)

بَحْر طَمُوْح الموج: بلند موج والا سمندر

العُبَابُ: اول ونمایاں چیز، پانی کا طوفان، زبردست سیلاب، زبردست موج

---

(۹)

تَفِیضُ : فَاضَ یَفِیْضُ فَیْضًا و فُیُوْضًا و فَیَضَانًا (ض)(الشیء) بہت ہونا، بہنا

سَماحۃً: سَمُحَ یَسْمُحُ سَمَاحًا و سُمُوْحًا و سَمَاحَۃً (ک) فیاض وسخی ہونا

مُزْنَۃٌ : (ج)المُزْنُ پانی سے بھرا ہوا بادل، ایک دفعہ کی بارش

مُکْدٍ: اسم فاعل باب افعال سے اَکْدیٰ یُکْدِیْ العامُ قحط سالی ہونا المطرُ بارش کم ہونا

حُبٌّ مَاکِدٌ : دیرپا محبت

تَقطَعُ : قَطعَ یَقْطَعُ قَطْعًا(ف) (الشیء) کاٹنا، جدا کرنا

العَضْبُ : عَضَبَ یَعْضِبُ عَضْبًا(ض) قطع کرنا

الحُسَامُ : تیز تلوار

---

(۱۰)

فَدٰی: یَفْدِیْ فَداءً وفِداءً ا (ض) فدیہ دینا، جان بچانا، کسی کو مال کے بدلہ قید وغیرہ سے چھڑانا

الرَّزایا: الرُّزْءُ (ج) ارْزَاءُ مصیبت۔الرَّزِیْئَۃُ و الرَّزِیَّۃُ (ج) رَزَایَا مصیبت

دَاجی : دَجَا یَدْجُوْا دَجْوًا و دُجُوًّا (الیل) تاریک ہونا، صفت دَاجٍ مؤنث دَاجِیَۃٌ

حَوادِثِھا : اَلْحَادِثُ (ج) حَوَادِثُ و حَادِثَاتٌ نو پید چیز، قدیم کی ضد

: حَوَادِثُ الدَّھْرِ زمانہ کے مصائب

الغِضَابُ: غَضِبَ یَغْضَبُ غَضْبًا و مَغْضَبَۃً غضبناک ہونا

(۱۱)

حسودٌ : اَلْحَسُوْدُ (ج) حُسُدٌ وہ شخص جو طبعًا حاسد ہو(مذکر و مؤنث دونوں کے لئے)

قصرتُ : قَصَّرَ (الشیء) چھوٹا کرنا، قَصَّرَ فی المطلب کم کرنا

كفاهُ : كَفَّ يَكُفُّ كَفًّا و كَفَافَةً عن الامر باز رکھنا

للنوالِ : نَالَ يَنُوْلُ نَوَالًا و نُوْلًا فلانا للعطية وبالعطية دینا،نَوَالٌ عطاء

(۱۲)

يَحْسُبُ :حَسَبَ يَحْسُبُ حَسْبًا و حِسَابًا و حِسْبَانًا و حُسْبَانًا شمار کرنا

: حَسِبَ يَحْسَبُ حِسَابًا و مَحْسَبَةً گمان کرنا

يُفِيدُ : اَفَادَ يُفِيْدُ اِفَادَةً (باب افعال) فلانا مالا او علما دینا،نفع پہنچانا

تُعْطى : اَعْطٰى يُعْطِىْ اِعْطَاءً ا (الشی ء) دینا،عطا کرنا

(۱۳)

يَغْدُو :غَدَا يَغْدُوْ غُدُوًّا و غُدُوَّةً سویرے آنا

يسْتَثِيبُ : اِسْتَثَابَ يَسْتَثِيْبُ اِسْتِثَابًا (باب استفعال) (المال) لوٹانا۔(الرجل) بدلہ مانگنا

نَيْلُکَ : اَنَالَ يُنِيْلُ اِنَالَةً (باب افعال) (الشیء وبالشیء) دینا،نَيْلٌ عطا

(۱۴)

صنيعةً : صَنِيْعَةٌ (ج)صَنَائِعُ احسان

أَلْبَسْتَنِىْ: لَبِسَ يَلْبَسُ لُبْسًا (س) (الثوب) کپڑا پہننا

: اَلْبَسَ (الثوب) چھپانا، پوشیدہ کرنا، کپڑا پہنانا

أثيث : أَثِيْثٌ کثیر

النعمَ : النِّعْمَةُ (ج) نِعَمٌ و اَنْعُمٌ احسان،رزق وغیرہ کا انعام

الرغابِ: رَغِيْبٌ (ج) رِغَابٌ بھاری، پسندیدہ

(۱۵)

تجددُ : تَجَدَّدَ يَتَجَدَّدُ تَجَدُّدًا(باب تفعّل) ماڈرن ہونا،نیا ہونا

تبقى: بَقِىَ يَبْقٰى بَقَاءً ا(س) باقی رہنا،باقی بچنا،دیرپا ہونا

ابتذلتُ : إبْتَذَلَ يَبْتَذِلُ اِبْتِذَالاً (باب افتعال) ناجائز استعمال کرنا،حقارت سے کام لینا

وتخلقُ : اَخْلَقَ يُخْلِقُ اِخلاقًا (الثوب) پرانا کرنا۔خَلُقَ الثوبُ (س،ک،ن) کپڑے کا پرانا ہونا،بوسیدہ ہونا

الحجابِ: حِجَابٌ (ج) حُجُبٌ پردہ،رکاوٹ،آڑ

(۱۶)

أُبرِزَتْ : أَبْرَزَ يُبْرِزُ اِبْرَازًا (باب افعال) ظاہر کرنا،نمایاں کرنا،نکالنا(مجہول)نمایاں کیا جانا

زَادَتْ : زَادَ يَزِيْدُ زِيَادَةً زیادہ ہونا۔زَادَ الیٰ اضافہ کرنا

ضِياءً: ضَاءَ يَضُوْءُ ضَوْءًا وضِيَاءً ا روشن ہونا۔ضَوْءٌ (ج) اَضْوَاءُ روشنی

[illegible]

وجنتاها : وَجْنَةٌ (ج)وَجَنَاتٌ رخسار

----

(۱۷)

اَلْعَوَانُ : (ج)عُوْنٌ متوسّط العمر،ادھیڑعمرعورتیں،چوپایہ

اَلْبِكْرُ: بِكْرٌ (ج) اَبْكَارُ اول حصّہ،کنواری عورت،اچھوتا کام جس کی نظیر گزری نہ ہو

اَلْعَنَسُ: (ن،ض،س)الجارية ۔لڑکی کا بالغ ہونے بعد دیر تک بلا شادی کے رہنا۔صفت عَانِسٌ جمع عَوَانِس وعُنُسٌ

الكعابِ: كَعَبَ(الثدی)يَكْعُبُ كُعُوْبًا پستان ابھرنا۔كَعَابٌ لڑکی جس کا سینہ ابھرا ہوا ہو(ج)كَوَاعِبُ۔

----

(۱۸)

يَبْعُدُ :بَعُدَ يَبْعُدُ بُعُوْدًا(ک) دور ہونا

زَمَانٌ : زَمَانٌ ، زَمَنٌ (ج) اَزْمِنَةٌ واَزْمَانٌ واَزْمُنُ وقت،زمانہ

عِشْنَا: عَاشَ يَعِيْشُ عَيْشًا زندہ رہنا،زندگی گزارنا

بِنَضْرَتِهِ : نَضُرَ يَنْضُرُ نَضَارَةً تروتازہ ہونا،شگفتہ ہونا

رَوْنَقِهِ :رَوْنَقٌ بہار،حسن،رونق،آب وتاب

العُجَابِ: عَجِيْبٌ عُجَابٌ حیرت ناک،قابل تعجب۔عَجِيْبَةٌ (ج) عَجَائِبُ انوکھی بات

----

(۱۹)

الرُّضَابُ : رُضَابٌ مشک کے ریزے،لعاب،مَاءٌ رَضَابٌ آب شیریں، مشک کا نافہ

المفضوض: کھولا ہوا،منتشر کیا ہوا

(۲۰)

ليالی : لَيْلٌ (ج) لَيَالٍ رات

الوصلِ : وَصَلَ يَصِلُ وَصْلًا(ض) ملانا،جوڑنا

تمت: تَمَّ يَتِمُّ تَمَامًا(ض) پورا ہونا،انجام پانا،کام ختم ہو جانا

بأَيَّام : يَوْمٌ (ج) أَيَّامٌ دن

الشَّبَابِ: شَبَّ يَشِبُّ شَبَابًا جوان ہونا۔شَبٌّ شَابٌّ (ج) شَبَابٌ وشُبَّانُ جوان

3-11

سفارش کردہ کتابیں

۱۔تاریخ ادب عربی	احمد حسن زیات
۲۔تاریخ ادب عربی	حنا الفاخوری
۳۔شرح دیوان ابی تمام	خطیب تبریزی
۴۔شرح دیوان ابی تمام	ابوبکر محمد بن یحییٰ الصولی
۵۔أخبار أبی تمام	محمد علی الزاهدی الجیلانی